تھوڑا سا حوصلہ

تحریر: عباس اطہر

سینکڑوں، ہزاروں بلکہ لاکھوں لوگ ایسے ہونگے، جنہوں نے ضعیف الاعتقادی کا شکار ہونے کے بعد کسی نہ کسی مرحلے پر ندامت محسوس کی ہو۔ کالا علم اس کی کاٹ اور جادو ٹونہ وغیرہ ایک گھناؤنا کاروبار ہے لیکن پاکستان کے ایک کونے سے دوسرے کونے تک کوئی شہر اور کوئی گاؤں ایسا نہیں جہاں انسانیت کے خلاف یہ سنگین جرم برپا نہ ہو رہا ہو۔ اللہ تعالےٰ کا کلام پڑھنے اور پھونک مارنے کا معاوضہ لیا جاتا ہے۔ ہر عامل اور جادوگر کا طریقہ واردات الگ ہے۔ کوئی عملیات کی دنیا کا بے تاج بادشاہ ہونے کا دعویدار ہے۔ غیر ملکی لاٹریاں جتوا سکتا ہے۔ پاکستانی پرائز بانڈز کے لکی نمبر اور کرکٹ میچوں کا نتیجہ بتاتا ہے۔ من پسند شادی کرواتا ہے۔ بے اولادوں کو اولاد دیتا ہے۔ سنگدل محبوب کو قدموں میں ڈالنے پر دسترس رکھتا ہے۔ کوئی دوسرے جادوگروں اور عاملوں کو کھلا چیلنج دے رہا ہے کہ اس کے کیئے ہوئے عمل کا کاٹ کریں۔ کوئی الو کے خونی تعویذ فروخت کر رہا ہے جو زندگی بھی دیتے ہیں اور موت بھی۔ کوئی تعویذ محبت لئے بیٹھتا ہے اور اعلان کر رہا ہے کہ اس کا علم پتھر سے پتھر دل انسان کو راہ راست پر لا سکتا ہے۔ ذرا نعرے ملاحظہ فرمایئے جو چاہو گے مل جائے گا کام نہ ہونے کی صورت میں پانچ لاکھ روپے جرمانہ ادا کروں گا۔ ہر کام 48 گھنٹے میں وغیرہ وغیرہ۔ ان فراڈیوں کے بعض اشتہارات پڑھ کر تو باقاعدہ ہنسی آجاتی ہے۔ نمونے کے طور پر ایک جنات والے کا یہ دعویٰ ملاحظہ ہو۔ قیام پاکستان کے وقت جب ہم پاکستان آرہے تھے تو میرا پنڈت کاشی رام سے جھگڑا ہو گیا جو اس دور میں انڈیا کا مانا ہوا جادوگر تھا اس لڑائی میں میرے والد اور میری بہنیں پنڈت کے سفلی علم کا شکار ہو گئیں۔ جواب میں میں نے اپنے باپ دادا کے بتائے ہوئے علم سے عمل کیا تو پنڈت نے میرے سامنے گھٹنے ٹیک دیئے، اس کی تمام روحوں کی شکتیاں ہم نے اپنے قبضے میں کرلیں جن کے نام یہ ہیں، ہنومان، کھیتر پال، بھیرو، ناگ دیوتا، لونا چماری، چڑیل لکشمی دیوی، کالا کلوا، پاروتی دیوی، ملکو سادھن، پچھل پیری ڈائن، ہر بھنگ آکھپا اور لگ بھگ 72 بلائیں ہیں جو ہمارے قبضے میں ہیں ہزاروں کی تعداد میں بلائیں ہمیں وراثت میں ملیں جو آج بھی ہمارے زیر قبضہ ہیں جن سے ہم کام لیتے ہیں اور فوری رزلٹ دیتے ہیں یہی ہماری

کامیابی کا راز ہے۔" ایک دوسرے جادوگر کا دعویٰ ہے کہ وہ جن، پری، دیو، چڑیل، آفات و بلیات کالے جادو کی کاٹ پلٹ کا ماہر اعظم ہے۔ اس نے کہا ہے۔ "ہمارا پہلا ہی تعویذ آپ کی کایا پلٹ دے گا" اس کا دعویٰ ہے کہ "جہاں تک ہوا چلتی ہے، وہاں تک ہمارا علم سو فیصد گارنٹی کے ساتھ کام کرتا ہے۔" ایک اور کا علم دنیا کے ہر اس کونے تک اثر کرتا ہے، جہاں کسی اور کا علم نہیں کر سکتا۔"

ہمارے ملک میں مالیاتی فراڈ، انسانی سمگلنگ اور خیالی پلاٹوں سمیت ہر قسم کے جعلسازوں کو اشتہارات شائع کرانے، لوگوں کو بیوقوف بنا کر لوٹنے اور ضرورت مندوں کو مزید مصیبت میں مبتلا کرنے کی کھلی چھٹی ہے۔ قانون سڑک پر اشارہ کاٹنے کی اجازت نہیں دیتا لیکن، کھلے عام گمراہ کرنے والوں کا ہاتھ پکڑنے سے معذور ہے۔ یہ قانون عام طور پر اس وقت حرکت میں آتا ہے، جب فراڈیئے لوٹ مار کر کے فارغ ہو چکے ہوتے ہیں۔ میں نے کافی عرصہ پہلے حکومت کو عاملوں اور جادوگروں کے کاروبار کی طرف متوجہ کیا تھا۔ لیکن اس مسئلے کی سنگینی کسی حکمران کی سمجھ میں نہیں آئی۔ ممکن ہے انہوں نے بھی اس مذاق کو مذاق سمجھ کر نظر انداز کر دیا ہو۔ ایک بار پھر توجہ دلانے کی وجہ سیالکوٹ سے ریٹائرڈ ڈی ایف او ملک رزاق احمد کا وہ خط ہے جس میں انہوں نے اپنی کہانی بیان کی ہے۔ ملک صاحب کی ایک جوان اور تعلیم یافتہ بیٹی اٹھارہ انیس سال سے بیمار ہے وہ تعلیم یافتہ ہونے کے باوجود اولاد کی محبت میں ضعیف الاعتقادی کا شکار ہو گئے۔ کئی سال کالا ۔۔۔۔۔ علم اور تعویذ دھاگہ کرنے والوں کے ترسے میں پھنسے رہے اب وہ اپنی کم عقلی اور بے بسی کا ماتم کر رہے ہیں انہیں اپنی ضعیف الاعتقادی کا احساس اس وقت ہوا جب انہوں نے ایک کالے علم والے کو موت سے پہلے تین دن تک تڑپتے اور کراہتے دیکھا اور دعا کرنا پڑی کہ اللہ اس کی موت آسان کر دے۔ اپنے پیٹی بند بھائیوں کی طرح یہ عامل بھی اپنی زندگی میں عام لوگوں خصوصاً عورتوں کی ضعیف الاعتقادی اور عزتوں سے کھیلتا رہا اور لاتعداد گھر اجاڑنے کا مرتکب ہوا۔ اس شخص کی حالت دیکھ کر ملک رزاق احمد کو احساس ہوا کہ وہ کس قسم کے لوگوں کے پیچھے لگ کر اپنی بیٹی کو اذیتیں دیتے رہے ہیں۔ ہمارے ملک میں اس طرح کے واقعات عام ہیں کہ عاملوں اور جادوگروں نے ذہنی بیمار بچوں یا بچیوں کے والدین کو ان کا مناسب علاج کرانے کا مشورہ دینے کی بجائے جن نکالنے کا ڈھونگ رچا کر دانستہ قتل کر دیا اور فرار ہو گئے عاملوں اور جادوگروں کے حوالے سے ایسے واقعات بھی عام ہیں کہ تعویذوں کے ذریعے ازدواجی حالات درست کرنے کی خواہشمند عورتیں عزت لٹا کر گھر واپس آئیں۔ عامل اور جادوگر تلوں اور دال کو ۔۔۔

زیادہ سفاک ہیں اور ان سے رجوع کرنے والے یہ نہیں سوچتے کہ وہ لاٹریاں اور نمبر بتانے یا مالی حالات سدھارنے پر قادر ہوتے تو دکانیں لگا کر جھوٹ اور فریب کا کاروبار نہ کرتے اور اپنی ہی قسمت سنوار لیتے۔

ہمارے ملک کا المیہ یہ ہے کہ عام لوگوں کو تو سچ مچ حقائق تک رسائی نہیں ہوتی لیکن حکمران، سیاستدان اور بیورو کریٹس بھی اپنے جیسے بلکہ اپنے سے گئے گزرے آدمیوں کو نجات دہندہ مان کر ان کے آستانوں کے باہر کھڑے دکھائی دیتے ہیں۔ یہ بیماری، بیگمات میں تو بہت ہی عام ہے۔ خیر یہ بڑے لوگوں کا معاملہ ہے۔ فوری مسئلہ جنات کے بے تاج بادشاہوں اور کالے علم والوں کا ہے جن کے بورڈ اور اشتہارات پڑھ کر یوں لگتا ہے جیسے پاکستان صدیوں پرانے دور میں رہ رہا ہو۔ یہ مسئلہ روشن خیال پاکستان کے علمبرداروں کی فوری توجہ چاہتا ہے۔ وزیر اعلیٰ پنجاب چوہدری پرویز الٰہی سے گزارش ہے کہ صوبے بھر میں ان عاملوں کی تفصیل اکٹھی کروائیں اور کوئی ایک دن مخصوص کر کے پولیس کو حکم دیں کہ شہر شہر اور گاؤں گاؤں ان کی سر عام چھترول کرے، لوگوں کو اکٹھا کر کے دکھائے کہ یہ لوگ جعلساز اور جھوٹے ہیں کسی کا کچھ بگاڑ سکتے ہیں نہ سنوار سکتے ہیں۔ وسیع پیمانے پر پھیلی ہوئی اس بدی کو چند گھنٹوں کے اندر جڑ سے اکھاڑ کر پھینکا جا سکتا ہے بس تھوڑے سے حوصلے کی ضرورت ہے۔

مرکزی جامع مسجد اہل حدیث سوہاوہ میں عظیم الشان محفل حمد و نعت کا انعقاد

مورخہ 14 مارچ بروز سوموار بعد نماز عشاء مرکزی جامع مسجد اہل حدیث سوہاوہ میں فقید المثال محفل حمد ونعت زیر صدارت مدیر الجامعہ حافظ احمد حقیق ہوئی۔ سٹیج سیکرٹری کے فرائض مولانا قطب شاہ خطیب مرکزی جامع مسجد اہل حدیث سوہاوہ نے سرانجام دیئے۔ پروگرام کا آغاز قاری عبد الشکور کی تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ بعد ازیں قاری عبد الوہاب صدیقی، قاری سلیم اللہ مدنی، قاری نعیم الرحمن، قاری محمد منشاء اور قاری فدا الرحمن طیب نے بڑے ہی احسن انداز میں حمد و نعت سے سامعین کے ایمان کو تازہ فرمایا۔ حضرت مولانا سید عبد الغفور شاہ اور مقرر شیریں بیان قاری خالد مجاہد نے سیرت النبی ﷺ کے مقدس موضوع پر خطاب فرمایا۔ پروگرام کے آخر میں قرعہ اندازی کے بعد مترجم قرآن کریم اور قیمتی اسلامی کتب کی صورت میں قیمتی انعامات مہمان خصوصی جناب محمود مرزا جہلمی نے تقسیم کیے۔ بالآخر دعائیہ کلمات سے یہ بابرکت پروگرام تکمیل پذیر ہوا۔